

## 72263- قریبی رشتہ دار لڑکی سے شادی کرنا افضل ہے یا دور کی رشتہ دار لڑکی سے شادی کرنا

### سوال

کیا مسلمان شخص کے لیے کسی ایسی لڑکی سے شادی کرنا افضل ہے جس سے اس کی کوئی رشتہ داری نہ ہو یا کہ رشتہ دار لڑکی سے شادی کرنا افضل ہو گا؟

### پسندیدہ جواب

فقہاء کرام کی ایک جماعت نے مسحیب قرار دیا ہے کہ کسی اجنبی یعنی ایسی عورت سے جس سے آدمی کی رشتہ داری نہ ہو اور نہ ہی کوئی نسب نامہ ہو سے شادی کرنا مسحیب ہے، اور اس کی کوئی ایک علمی بیان کی ہیں:

اول:

اولاد نجیب ہو گی، یعنی اس کی صفات اچھی ہوں گی اور اس کا بدن قوی ہو گا، کیونکہ وہ اپنے بھاؤں اور ماموؤں کے اوصاف نہیں لے گا۔

دوم:

ان کے مابین علیحدگی کا خدشہ جاتا رہے گا، کیونکہ علیحدگی میں قطع رحمی ہوتی ہے۔

الانصاف میں درج ہے:

"دین والی اور زیادہ بچے جننے والی اور کنواری و حسب و نسب والی اجنبی عورت اختیار کرنا مسحیب ہے" انتہی

دیکھیں: الانصاف (8/16).

اور مطالب اولیٰ لفظی میں درج ہے:

"اجنبی عورت ہو" کیونکہ اس کی اولاد نجیب ہو گا، اور اس لیے بھی کہ علیحدگی کا خدشہ ختم ہو جائیگا، کیونکہ رشتہ دار ہونے کی وجہ سے جب علیحدگی ہو تو یہ قطع رحمی کا باعث بنتے گا جو کہ حرام ہے۔

اور ایک قول یہ بھی ہے کہ: اجنبی اور غیر رشتہ دار عورت میں زیادہ نجیب اولاد پیدا کرتی ہیں، اور بچوں کی بیٹیاں زیادہ صبر کرنے والیاں ہوتی ہیں" انتہی

دیکھیں: مطالب اولیٰ لفظی (5/9).

اور امام نووی رحمہ اللہ المخاچ میں کہتے ہیں:

"دیندار نسب والی جو کہ رشتہ دار نہ ہو اور کنواری لڑکی اختیار کرنا مسحیب ہے"

اور جلال الحکیم اس کی شرح میں کہتے ہیں:

"(اس کی قریبی رشتہ دار نہ ہو) یعنی وہ اس سے اجنبی ہو یا پھر دور کی رشتہ دار ہو... اور دور کی رشتہ دار کسی اجنبی عورت سے زیادہ بہتر ہے" انتہی  
دیکھیں: شرح الحجی مع حاشیہ قلیوبی و عمریہ (208/3).

آپ کا خیال ہے کہ اس مسئلہ میں کوئی نص نہیں ہے لیکن انم صاحبت کی بنابریہ فتحاء کا امتحاد ہے، اور یہ چیز اشخاص اور رشتہ داری کے اعتبار سے ایک دوسرے میں مختلف ہو گی، ہو سکتا ہے کوئی شخص یہ رکھے کہ اس کا رشتہ دار لڑکی سے شادی کرنے میں جی اس عورت اور اس کے خاندان کی حفاظت ہے، یا پھر وہ لڑکی بالا خلق بھی ہو سکتی ہے۔  
اصل یہی ہے کہ یہ نکاح جائز ہے، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی توزیب بنت محبش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کی جو کہ ان کی پھوپھی کی بیٹی تھیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی ابو العاص سے کی جو زینب کی خالہ کے بیٹے تھے، اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کی اور علی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد کے پیچا کے بیٹے تھے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے فتحاء کی علت یعنی پچھے نجیب ہو گا، اور قطع رحمی کا خدشہ ہے بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں:

"انہوں نے جو کہا ہے وہ صحیح ہے، لیکن جب رشتہ داروں میں کوئی ایسی لڑکی ہو جو دوسرے اعتبارات (یعنی دین اور حسب و نسب اور جمال) میں اس سے بہتر ہو تو یہ افضل ہو گی، اور جب دونوں برابر ہوں تو پھر ابھی اولیٰ اور افضل ہے۔"

اور اس میں یہ بھی ہے کہ: اگرچہ کی بیٹی ایک دین والی اور اخلاق کی مالک عورت ہو، اور اس شخص کے حالات اور امکانات زیاد و معاونت کے محتاج ہوں تو بلاشک اس میں بہت بڑی مصلحت ہے۔

اس لیے انسان اس معاملہ میں مصلحت کو مدنظر کئے کیونکہ مسئلہ میں کوئی ایسی نص نہیں جس کو لیا جائے، اسی لیے اسے اس پر عمل کرنا چاہیے جس میں زیادہ مصلحت دیکھتا ہے" انتہی  
دیکھیں: الشرح المختصر (123/5).

مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

رشتہ داروں میں شادی کرنے کے متعلق کیا رائے ہے، اور کیا ایسا کرنا اولاد کو پاپیت کرنے کا باعث بنتا ہے؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

"کوئی ایسی حدیث نہیں ملتی جو رشتہ داروں میں شادی کرنے سے روکتی ہو، اور جس سے یہ علم ہو کہ رشتہ داروں میں شادی کرنا اپاچ اولاد پیدا ہونے کا باعث بنتا ہے، بلکہ یہ سب کچھ تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی قضا و قدر سے ہوتا ہے، نہ کہ رشتہ داروں میں شادی کرنے کے باعث جیسا کہ لوگوں میں مشورہ ہو چکا ہے" انتہی

دیکھیں: فتاویٰ الجمیل الدائمة للجوث العلمیہ والافتاء (13/18).

واللہ اعلم.